بسلسلہ انوارُالباری (۱)

فکرِ اصلاح

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکزِ شفیقُ الامت باغ حیات سکھر

حاصلِ تصوف

’’وہ ذرہ سی بات جو حاصل ہے تصوف کا، کہ جس طاعت میں سستی محسوس ہو، سستی کا مقابلہ کر کے اس طاعت کو کرے، اور جس گناہ کا تقاضا ہو، تقاضے کا مقابلہ کر کے اُس گناہ سے بچے۔ جس کو یہ بات حاصل ہو گئی اُس کو پھر کچھ بھی ضرورت نہیں، کیونکہ یہی بات تعلق مع اللہ پیدا کرنے والی ہے اور یہی اُس کو بڑھانے والی ہے‘‘۔ (اصلاح دل، ص ۱۵۴)

(حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ)

بسلسلہ انوار الباری (۱)

فکرِ اصلاح

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت

شیخ المشائخ عارف باللہ حضرت نواب عشرت علی خان قیصر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: مرکزِ شفیق الاُمّت باغ حیات گھر

ضروری تفصیل

نام وعظ: فکرِ اصلاح

واعظ: حضرت اقدس مولانا مفتی عبد الباری صاحب دامت برکاتہم

تاریخ: ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ بمطابق یکم فروری ۲۰۱۶ء بروز پیر

مقام: مرکزِ شفیق الاُمّت باغ حیات سکھر

ناشر: مرکزِ شفیق الاُمّت باغ حیات سکھر

مرتب: احقر و خادم حضرت اقدس دامت برکاتہم

اشاعتِ اوّل: ذی الحجہ ۱۴۳۷ھ

اشاعتِ ثانی: ربیع الاول ۱۴۳۹ھ

تعداد: ۱۰۰۰

ملنے کا پتہ

اللہ والی مسجد بندر روڈ سکھر

فون: 5621444 (071)

مرکزِ شفیق الاُمّت باغ حیات سکھر

اے۔جی۔ٹریڈرز نشتر روڈ سکھر

فون: 5622648, 5622628

www.shariatotasawwuf.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر
آیاتِ مبارکہ کا مفہوم	۵
کون انسان کامیاب ہے	۶
تزکیہ وتصوف کسے کہتے ہیں	۷
تزکیہ کا ثبوت قرآن سے	۷
اصلاحِ نفس فرض ہے	۸
بیعت ہوجانا کافی نہیں	۹
کامیابی تو کام سے ہوگی	۹
مغفرت کرانا شیخ کی ذمہ داری نہیں	۱۰
کامیابی کی کنجی	۱۰
خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کی فنائیت	۱۱
اہلِ مدارس کی تزکیہ سے محرومی	۱۲
حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا اہتمامِ اصلاح	۱۲
شیخ کو اطلاع کرتا رہے	۱۴
شیخ کے سامنے مانند مردہ بدستِ زندہ ہو	۱۵
اپنی فکر کرے	۱۶

فہرست

عنوانات **صفحہ نمبر**

تعلیماتِ سلسلہ پر عمل کرے ۱۶
حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ۱۸
مٹانا اس کو کہتے ہیں ۱۹
تعلیماتِ شیخ پر عمل کرے ۲۱
اطلاع واتباع اعتماد وانقیاد ۲۲
کام تو کام کے کرنے سے ہوتا ہے ۲۳
میرے پیر ومرشد رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت ۲۷

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فکرِ اصلاح

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا ۝۱ وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰہَا ۝۲ وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا ۝۳
وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰہَا ۝۵ وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰہَا ۝۶
وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰہَا ۝۷ فَاَلۡہَمَہَا فُجُوۡرَہَا وَتَقۡوٰہَا ۝۸
قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰہَا ۝۹ وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰہَا ۝۱۰

(سورۃ الشمس اٰیۃ :۱-۱۰)

صدق اللہ مولانا العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشھدین والشکرین والحمد للہ رب العلمین

آیاتِ مبارکہ کا مفہوم

توفیقِ الٰہی سے سورہ الشّمس کی ابتدائی چند آیات تلاوت کی گئی ہیں۔ان آیاتِ مبارکہ کی خاصیت یہ ہے کہ اللہ نے ان آیات میں لگاتار قسمیں ذکر فرمائی

ہیں۔اور کم وبیش دس قسمیں ذکر فرمائی ہیں۔ ویسے تو ذاتِ باری تعالیٰ اپنے کلام کو ثابت فرمانے کیلئے ، اپنی حقانیت کو ثابت فرمانے کیلئے ، بات کی صداقت کو ظاہر فرمانے کیلئے قسم کے محتاج نہیں ہیں۔اس لیے کہ اللہ سے بڑھ کر کس کا کلام سچا ہوگا۔اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوسکتی ہے۔لیکن بندوں کے حال پر نوازش فرماتے ہوئے ،عنایت فرماتے ہوئے اللہ رب العزت نے قرآن میں قسمیں ذکر فرمادی ہیں۔تو اس مقام پر دس قسمیں ذکر فرمائی ہیں۔

کون انسان کامیاب ہے

ہمارے ہاں رواج ہے کہ اگر کوئی سچا آدمی ہو اور قسم اٹھالے تو لوگ کہتے ہیں اس کی بات پر کیا شک ہے۔تو اللہ سے زیادہ کون اصدق ہوگا کون زیادہ سچا ہوگا۔اللہ اگر کسی بات پر دس قسمیں ذکر فرمائیں تو وہ بات کیسی سچی ہوگی کیسی مؤکد ہوگی ،کیسی لائقِ عمل ہوگی کہ لگا تار دس قسمیں آرہی ہیں۔

اس کے بعد فرمایا جارہا ہے:

﴿ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰىهَا ﴾

’’تحقیق وہ کامیاب ہوا، وہ فلاح یاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا۔‘‘

جس نے اپنا تزکیہ کیا وہ کامیاب رہا اور وہ خائب وخاسر ہوا، وہ ناکام ہوا جس نے اپنا تزکیہ نہ کیا۔یہ مضمون ہے جسے ذات باری تعالیٰ نے دس قسموں کے بعد ذکر فرمایا ہے۔

تزکیہ وتصوف کسے کہتے ہیں

اب یہ کتنی اہم بات ہوگی کہ اللہ بندوں کو یقین دلا رہے ہیں۔کہ دیکھو وہ کامیاب ہے جس نے اپنے کو پاک کیا۔جس نے اپنا تزکیہ کیا وہ کامیاب ہے۔اور یہ جو تصوف کی محنت ہے یہ ساری تزکیے کی محنت ہے۔اس کا موضوع ہی تزکیہ ہے ۔یعنی پاک کرنا، اخلاق سے آراستہ کرنا گناہوں اور بری عادات سے اپنی زندگی کو پاک وصاف کرنا۔

تزکیہ کا ثبوت قرآن سے

قرآن مجید میں نبی علیہ السلامؑ کے کام بیان فرمائے گئے ہیں کارِ نبوت بتلائے گئے ہیں کہ انھیں اللہ اس لیئے بھیجتے ہیں:

﴿ رَسُولاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ﴾

اللہ نے انہی میں سے رسول بھیجا ہے جو یہ کام کرتا ہے يَتۡلُوا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ کہ اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے، وَيُزَكِّيۡهِمۡ بری عادتوں سے انہیں پاک کرتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں کہ تصوف کہاں سے ثابت ہے؟ یہ محنت، اس کا ثبوت کہاں سے ہے؟ مفسرین نے صاف لکھا ہے۔تصوف کا اور تزکیے کا ثبوت تو قرآن سے منصوص ہے۔یہ قرآن سے ثابت ہے۔اور سوچنے والی بات یہ ہے کہ اپنے اخلاق

اور عادات کو درست کرنا بھلا اس محنت سے کون انکار کر سکتا ہے۔تو تصوف کا جو موضوع ہے وہ موضوع ہی تزکیہ نفس ہے۔اپنے آپ کو آراستہ کرنا ہے، بری عادتوں سے بچنا ہے اور یہ بیعت وطریقت، ساری محنت اذکار و اوراد ذکر کی مجلس یہ مراقبات یہ سب کے سب اس میں معاون ہیں۔

اصلاحِ نفس فرض ہے

اس لیے ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اصلاح نفسِ فرض ہے۔اپنی اصلاح کرانا فرض ہے۔آج ہم دوسروں کی اصلاح کے پیچھے پڑتے ہیں۔ہم دوسروں پر دین نافذ کرنے پر تل گئے۔ہم دوسروں کے اوپر اسلام نافذ کرنے پر تل گئے۔ہم میں سے ہر ایک شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں ضرور نماز ادا کرے، فلاں ضرور روزہ رکھے اور پھر ہم اس میں سختی کرنے لگتے ہیں۔یہ بھول جایا کرتے ہیں ہم نے اپنے اوپر بھی دین نافذ کرلیا ہے یا نہیں کیا۔تصوف اسی انفرادی محنت کا نام ہے کہ ہر فرد اپنی فکر پہلے کرے۔اس بات کی فکر کرے کہ میں دوسرے کو نصیحت کرتا ہوں، آیا میں نے خود بھی نصیحت حاصل کرلی یا نصیحت حاصل نہیں کی۔تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔فرماتے تھے کہ بیعت ہونا سنت ہے۔لیکن کام صرف بیعت سے نہیں ہوتا، کچھ برکت ضرور حاصل ہوجاتی ہے۔

بیعت ہوجانا کافی نہیں

بیعت ہونے سے برکت ضرور حاصل ہوجاتی ہے۔لیکن اصل کام تو اصلاح کرانے سے بنتا ہے۔اصل کام تو اصلاح کرانے سے بنتا ہے۔دیکھئے ہمارے اندر بے شمار امراضِ باطنی ہیں ۔تکبر ہم میں پیدا ہوجاتا ہے،غیبت کی عادت ہم میں موجود ہے۔حسد ہمارے سینے میں پھن پھلائے ہوئے ہے۔حبِ جاہ ،حبِ مال ہے ۔اسی طرح سے کثرتِ کلام کا مرض ہے۔ایسے ہی حسد ہے، کینہ ہے۔دوسرے کو چھوٹا سمجھنا،اپنے کو بڑا سمجھنا،دوسرے کو بے کار سمجھنا،اپنے کو کار آمد سمجھنا تو بے شمار امراض ہیں۔بے شمار ناگ ہیں جو سینے میں پھن پھیلائے بیٹھے ہوئے ہیں ۔کبھی ایک ڈستا ہے،کبھی دوسرا ڈستا ہے۔اگر ہمیں ویسے سانپ ڈس لے تو ہم کتنی جلدی ویکسین (Vaccine) کے لیے بھاگتے ہیں کہیں سے بھی ملے، کتنے بھی پیسوں میں ملے تو ہم اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اور تکبر کا جو ناگ ہے وہ روز ڈستا ہے۔حسد کا ناگ روز ڈستا ہے۔جھوٹ کی علت روزانہ ہمارے ایمان کو ڈستی ہے۔لیکن ہمیں کبھی فکر نہیں ہوتی۔اس کی ویکسین (Vaccine) کہاں سے ملے گی۔اس مرض کا علاج کہاں سے ہوگا۔

کامیابی تو کام سے ہوگی

بہت سارے حضرات ہیں جو تصوف کو نہیں سمجھتے ، بیعت کی حقیقت کو نہیں

سمجھتے۔اور بہت سارے حضرات ایسے ہیں جوصرف اتنا کافی سمجھتے ہیں کہ بس بیعت ہوگئے۔اب اس کے بعد کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔تو بھائی اتنی حد تک تو بات ٹھیک ہے بیعت کے بعد سلسلے کی برکت حاصل ہوجائے گی۔ایک سایہ اس پر ضرور پڑ جائے گا۔لیکن کام تو کرنے سے ہوگا، اصلاح تو اصلاح کے اہتمام سے ہوگی۔ایسا نہیں ہے کہ صرف بیعت ہوجانے کے بعد ہم کامل مکمل ہوجائیں، ایسا نہیں ہے بلکہ بہت غلط فہمی آجکل چل رہی ہے۔

مغفرت کرانا شیخ کی ذمہ داری نہیں

حکیم الامت مجدد ملت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔فرمایا کرتے تھے کہ لوگ بیعت ہونے کے بعد خیال کرتے ہیں کہ بخشوانا پیر کی ذمہ داری ہے۔فرمایا کرتے تھے ایسا نہیں ہے۔بخشوانا پیر کے ذمے نہیں ہے ،اس کی تعلیمات پر عمل کروگے،سلسلہ کی تعلیمات پر چلوگے تو یہ تعلیمات پر عمل کرنا نجات کا باعث بنے گا۔اور تعلیمات پر کیسے عمل کروگے۔بیعت ہوکر فارغ بیٹھنا نہیں ہے۔

کامیابی کی کنجی

حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ہم نے سنا ہے فرمایا کرتے تھے کامیابی کے لیے چار باتیں شرط ہیں اطلاع واتباع اعتماد وانقیاد پہلی شرط یہ ہے کہ اپنے حالات کی

اطلاع شیخ کو کرتا رہے۔ بتاتا رہے کہ میں آج کہاں ہوں، میں کتنا ذکر کر رہا ہوں، مجھ پر کیا کیفیات گذر رہی ہیں۔

اب یہ حالت ہوگئی بیعت ہو گئے، لیکن اپنے حالات کی اطلاع نہیں، منجھے ہوئے ہیں، پرانے ہیں، سیکھے ہوئے ہیں، لیکن حالات کی برابر کی اطلاع کی عادت نہیں۔ نفس کو آزاد چھوڑا ہوا ہے نفس کے پیچھے چل رہے ہیں اگر کبھی اطلاع بھی کی تو اپنی اچھی حالت کی اطلاع کرتے ہیں۔ اپنی اچھی حالت کی اطلاع کردی یہ مرض بھی بڑا خطرناک مرض ہے کہ جس میں مرید یہ سمجھنے لگے کہ شیخ کو میرے برے حالات کی اطلاع نہ ہو۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے یہ قبر میں پہنچ جائے گا لیکن یہ سانپ اس کے ایمان کے ساتھ لگا رہتا ہے کہ میرے اچھے حالات کی اطلاع ہوجائے لیکن میرے برے حالات کی اطلاع نہ ہو۔

عزیزانِ من یہ تعلق تو ایسا تعلق ہے اطلاع دیتا رہے جو تعلیم ملے اس پر اتباع کرتا رہے۔ اطلاع واتباع واعتماد وانقیاد کہ جو تعلیم دی ہے اس پر اعتماد بھی ہونا چاہیئے اس وقت بات سمجھ نہ آئے اور سر جھکا دے سرِ خم تسلیم کردے کہ بس جو مجھے کہتے ہیں جو مجھے تعلیم دیتے ہیں میرے لئے اسی میں خیر ہے۔

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کی فنائیت

اسی طرح بڑے بڑے حضرات حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا کرتے تھے۔ خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ ڈپٹی کلکٹر ہوا کرتے تھے۔ بڑی آن

بان تھی حضرت کی خدمت میں آئے اور پھر مجذوب ہو گئے۔ مجذوب ہو گئے تکیہِ کلام بھی مجذوب تھا اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کیسے فنا ہوئے ہیں۔ ایسے فنا ہوئے ہیں ایسے فنا ہوئے ہیں اس کے بعد ان کے ساتھی اور احباب تھے پرانے ملنے والے تھے پہچانتے نہیں تھے۔

اہلِ مدارس کی تزکیہ سے محرومی

آج بہت سارے علماء تصوف سے بھاگتے ہیں، بیعت سے بھاگتے ہیں۔ مدارس میں بھی مرض عام ہو رہا ہے حالانکہ مدارس علم کے مراکز ہیں لیکن وہ پڑھنے کو کافی سمجھتے ہیں۔ کسی سے اصلاح لینے میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتے ہیں کہ ہم بھی بیعت ہو جائیں، کسی کا دامن تھام لیں، کسی سے اصلاح کرائیں، تو اس کو غیر ضروری عمل سمجھتے ہیں۔ بعض حضرات دین کے اور کاموں میں لگ جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں یہ محنت ہمارے لیے کافی ہے اور ہمیں بیعت اور تربیت کی ضرورت نہیں ہے۔ یاد رکھیئے! یہ بڑائی کا شاخسانہ ہے، یہی تکبر کی علامت ہے۔

حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا اہتمامِ اصلاح

حضرت مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ہمارے حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ اول تھے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت نے فرمایا بھئی آپ نے قرآن مجید پڑھا ہوا ہے یا نہیں۔ انھوں

نے عرض کیا حضرت پڑھا ہوا ہے تو حضرت نے فرمایا سنایئے۔قرآن سنا تو کچھ لہجہ درست نہ لگا فرمایا پہلے جا کر پہلے قرآن صحیح کرایئے۔اب وہ قاری صاحب کے پاس گئے جو حضرت کے بھی شاگرد تھے۔حضرت کے خود کے شاگرد تھے ان کے پاس جا کر ان سے عرض کرر ہے ہیں میرا قرآن صحیح کرائیں۔

آج کتنے ہیں جو شیخ کو بتاتے ہیں کہ میں قرآن تجوید کے مطابق پڑھتا ہوں۔دنیا بھر کی لغویات میں تو پڑے ہوئے ہیں، دنیا بھر کی فضولیات میں پڑے ہوئے ہیں۔یہی سبب ہے کہ روز بروز ترقی کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ جہاں ہیں وہیں جمود کی حالت میں ہیں۔ایسا ہے جیسے گدلا، میلا ٹھہرا ہوا پانی ہو، اس انداز سے اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔کوئی سالک اطلاع نہیں کرتا کہ میں قرآن ٹھیک پڑھتا ہوں۔

لہٰذا اب حضرت نے نورانی قاعدہ سے پڑھنا شروع کیا اور پورا قرآن پاک صحیح کرایا۔ پھر اپنے شیخ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے فرمایا کہ آپ کے گھر والے آپ سے راضی ہیں یا ناراض ہیں یہ بھی فرمایا کہ معلوم کریں اور دیکھنا کوئی دباؤ مت ڈالنا۔ان پر دباؤ مت ڈالنا شیخ نے یہ بھی شرط لگا دی وہ شرط بھی پوری ہوگئی۔اس کے بعد حضرت نے بیعت فرمایا اور پھر وہ کیا بنے ساری دنیا ہی جانتی ہے۔کیسی باکمال ہستی بنے کس مقام پر پہنچے ہیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے صرف بیعت سے نفع نہیں ہوتا، صرف بیعت سے کام نہیں چلتا جب تک کہ اپنی اصلاح کا اہتمام نہ کرے۔ جب تک کہ اپنی حالت کی اطلاع نہ دے، اپنے حالات کی اطلاع نہ دے اور پھر اس اطلاع پر جو تعلیم ہو اس کا اتباع نہ کرے۔ بہت سارے حضرات ان سلاسل میں بیعت ہیں ہر شیخ کے یہاں یہی حال ہے ایک بھیڑ لگی ہوئی ہے لیکن کام کے اگر ڈھونڈے جائیں تو ہزار میں سے پانچ سات ہونگے، کام کے ہزار میں سے پانچ سات ہونگے جو اپنے حالات کی پابندی سے اطلاع دیتے ہوں، تحریراً اطلاع دیتے ہوں، جواب لیتے ہوں، شیخ کے پاس آکر بیٹھتے ہوں، اب یہ عالم ہے بس بیعت ہو گئے۔

شیخ کو اطلاع کرتا رہے

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں عجیب بات تھی فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو ہر کام کی اطلاع دو، ہر کام کی اطلاع دو ہر چیز میں مشورے کا اہتمام کرو، پوچھتے رہو سمجھ کر چلتے رہو۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اب تو کام سے پہلے اجازت نہیں لیتے۔ کام تیار ہوتا ہے بس بتا دیتے ہیں ہم نے یہ کرلیا، ہم وہ کرنے جارہے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ پہلے پوچھ لیں شیخ سے آپ کا منشا ہے یا نہیں، یہ کام ہمیں کرنا چاہیئے یا یہ کام نہیں کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیں! یہی انا ہے جو حالات کو پیش کرنے سے روک رہی

ہے۔

شیخ کے سامنے مانند مردہ بدستِ زندہ ہو

جب تک کے شیخ کے سامنے ایسا نہیں ہوگا جیسے مردہ بدستِ زندہ، مردے کو کبھی دیکھا ہے غسل دیتے ہوئے کہ اعتراض کرتا ہو، ارے میاں تم نے یہ ہاتھ اوپر کیوں اٹھایا، کہ تم نے پانی ایسے کیوں ڈالا، کہ زیادہ گرم پانی ڈال دیا، بے چارہ کیا کہہ سکتا ہے۔ اس کے اندر کہنے کی طاقت نہیں ہے۔ ایسے جب تک نہیں سونپے گا نفع نہیں ہوگا۔ شیخ سے پوچھے آیا میرا لبادہ پسند ہے، آپ کو میرے کپڑے پسند ہیں، میں جو لباس پہن رہا ہوں یہ لباس آپ کو پسند ہے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ صد فیصد معلوم ہے کہ شیخ کو یہ لباس نہیں پسند یہ خلافِ سنت ہے، لیکن پھر بھی وہی لباس پہن رہا ہے۔ اس پر نسبت کہاں سے منتقل ہوگی۔ آج اگر کام پر بیٹھ گئے ایک شخص کو سنبھالنے کے قابل نہیں، آج اگر کام پر بیٹھ گئے تو ایک شخص کی اصلاح کے قابل نہیں ہیں۔ معلوم ہے کہ شیخ کو یہ چیز ناپسند ہے، یہ لباس سلسلے کا لباس نہیں ہے اس کے باوجود اس کے پہنے پر اصرار ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ ترقی بدوں اطلاع کے نہیں ہے۔ جب تک اطلاع نہ ہو اور اس پر اتباع نہ ہو۔ جب تک اعتماد اور انقیاد کا رشتہ نہ ہو۔ اس وقت تک ترقی نہیں ہے۔ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں ترقی کی فکر نہیں ہے۔

اپنی فکر کرے

آج بہت سارے ایسے حضرات ہونگے، مجھے کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ بس لوگوں نے ملنے کو کافی سمجھ رکھا ہے۔ صحبت میں آجانے کو کافی سمجھ لیا، حالات کی اطلاع کو ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ خیال نہیں کرتے کیا ہم میں کوئی مرض نہیں ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا، فرمانے لگے ایک صاحب نے کبھی خط ہی نہیں لکھا۔ ایک مرتبہ انھیں دوسرے پیر بھائی نے کہا کہ آپ خط نہیں لکھتے۔ کہنے لگے میں غور تو کرتا ہوں، مجھے تو اپنے اندر کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ میں کیا خط لکھوں مجھے تو اپنے اندر کوئی برائی نظر نہیں آتی۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھے تو ساری برائیاں ہی ا پنے اندر نظر آئیں گی۔ اگر بنظرِ اصلاح دیکھے کاش! اللہ ایسی نظر عطا فرمادے۔

آج ہماری خرابی یہی ہے، ہم دوسروں کے پیچھے زیادہ پڑتے ہیں۔ دوسروں کی اصلاح کا زیادہ فکر کرتے ہیں، دوسرے کو تو لاٹھی ڈنڈے سے مار کر دین پر لانا چاہتے ہیں۔ خود دین پر عمل کرتے نہیں، اپنی فکر کرتے نہیں، اپنی اصلاح کا اہتمام کرتے نہیں۔ یاد رکھیئے! اگر اسی طرح چلتے رہے پچاس برس بھی تعلق رہے نفع نہیں ہوگا پچاس برس بھی تعلق رہے نفع نہیں ہوگا۔

تعلیماتِ سلسلہ پر عمل کرے

کتنے حضرات ایسے ہونگے دس دس سال سے تعلق ہے۔ بیس بیس سال

سے تعلق ہے۔ اپنے حالات کی اطلاع ہی نہیں کرتے، اپنی اصلاح لینے کا اہتمام نہیں کرتے۔ ایک سبق سے آگے بڑھنے کا اہتمام نہیں ہے۔ ذکر کی جتنی تسبیحات کر رہے ہیں، اب اس کے بعد میاں کچھ گھٹانا بھی ہے کچھ بڑھانا بھی ہے۔ یا بچپن سے سریلیک ہی کھاتے رہو گے، سریلیک پر ہی چل رہے ہیں ابھی تک۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ شیخ نہ کہے، لیکن شیخ کو یہ تو محسوس ہوتا ہے نا کہ اس نے کس چوراہے پر پہنچ کر سفر روک دیا ہے۔ یہ کہاں کھڑا ہوا ہے، اس کی خوراک تو اب اسے بڑوں والی چاہیئے۔ اب اسے زیادہ ذکر کی ضرورت ہے، زیادہ تسبیحات کی ضرورت ہے، اذکار اور اوراد کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور یہ وہ خوراک لے رہے ہیں جو سریلیک ہے۔ اگر گھر میں بچہ پیدا ہو اور ماں باپ یہ کہیں کہ بھئی اس کی صحت کے لیے ہم اسے مرغ مسلّم کھلائیں گے اور اسے ہم یخنیاں پلائیں گے اور اسے کباب بھی کھلائیں گے اور اسے بریانیاں بھی کھلائیں گے تو آپ جانتے ہیں بچے کا حال کیا ہوگا، اس کا حال کیا ہوگا۔ کہ وہ کچھ بھی ہضم نہیں کر سکتا۔ بیمار ہو جائے گا اور موت کے منہ میں چلا جائے گا۔ یہ شفقت نہیں ہے، یہ حماقت ہے اور اگر کوئی بڑا ہو، اور والدین یہ کہیں کہ بھئی یہ سریلیک پر پلا ہے اور دودھ پر پلا ہے اور اتنا بڑا ہو گیا ہے اسے دودھ والی غذا ہی ہمیشہ دینی ہے اور یہ بھی حماقت ہے۔ یہ بھی محبت نہیں ہے وقت کے ساتھ جیسے غذا بدلتی ہے جیسے وقت کے ساتھ خوراک بدلتی ہے۔ ایسے ہی اذکار بدلتے ہیں اس کی جو تعمیر ہے جو عمارتیں بنانے چلا ہے۔ عمارت

میں اجزاء بدلتے رہتے ہیں کبھی لکڑی لگتی ہے، کبھی لوہا لگتا ہے، کبھی اینٹیں لگتی ہیں، کبھی مصالحے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اگر کوئی یہ کہے بنیاد میں مٹی بھری تھی، مٹی ہی سے پوری عمارت بنانا تو عمارت نہیں بنے گی۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا اپنے شیخ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد، وصال کے بعد حضرت نے اپنے پیر بھائی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ سے مکاتبت شروع کی۔ حضرت کو خط لکھتے تھے، کئی خط لکھے ہیں کتابوں میں موجود ہیں چھوٹی چھوٹی باتیں اس خط میں معلوم فرما رہے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھ رہے ہیں۔ اس لیے بھئی اگر کوئی اس دھوکے میں ہے کہ میں سلسلے میں بیعت ہوں اور حالات کی اطلاع نہیں کرتا، اپنے ذکر کی ترتیب معلوم نہیں کرتا، اپنی کیفیات سے شیخ کو مطلع نہیں کرتا۔ تو معاف کیجئے شیخ کو بھی، معاف کیجئے سلسلے کو بھی، اسے نفع نہیں ہوگا۔ جب تک کہ ہر موقع کے مطابق تعلیم نہ لیں۔ بہت سارے حضرات بیعت ہوتے ہیں لیکن بیعت کے بعد کیا کرنا ہے اس چیز سے بے خبر رہتے ہیں۔ اس سے غافل رہتے ہیں، نہ ان کے حالات برسوں پتا چلتے ہیں، نہ شیخ کو علم ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات کو شیخ کے سامنے رکھیں۔ اس سے ہدایات لیتا رہے۔

اب دیکھیئے مفتی محمد حسن صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کتنا بڑا مقام ہے، کیا مرتبہ

ہے۔اور کس چیز کی اصلاح کرا رہے ہیں۔قرآن مجید دوبارہ پڑھنا ہے۔جب کہ مفتی اعظم تھے، اپنے علاقے کے مفتی اعظم تھے اور بڑا شاندار درسِ قرآن دیا کرتے تھے۔

مٹانا اس کو کہتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم محتاجِ تعارف تو نہیں ہیں، اتنا بڑا نام ہے۔حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔میں نے یہ واقعہ اباجی سے خود سنا تھا، فرمانے لگے کہ جب یہ ہمارے پیر بھائی ہو گئے، حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا اور یہ شیخ الاسلام پاکستان بن چکے تھے اس وقت۔اور صحیح مسلم کی جو شرح ہے۔جس کے بارے میں علماء نے یہ کہا تھا کہ جو (تکملة فتح الملهم) لکھے گا۔وہ شیخ الاسلام ہوگا۔اصل میں صحیح مسلم کی جو عربی شرح ہے (فتح الملهم) تو یہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے چلے گئے۔اور (فتح الملهم) نامکمل رہ گئی، پھر سب علماء نے طے کیا کہ اب شیخ الاسلام کا لقب اسی کو ملے گا جو (فتح الملهم) کی شرح مکمل کرے گا۔یہ چھوٹا کام نہیں تھا بہت بڑا کام تھا تو شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم نے اس کا تکملہ لکھا۔اب حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے۔حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا شرط عائد فرمائی، فرمایا اب آپ زبانی بیان نہیں

کیا کریں گے۔آپ کتاب سے دیکھ کر بیان کیا کریں گے۔ کتنے بڑے شیخ ہیں، کتاب سے دیکھ کر وعظ کریں گے۔ آپ زبانی وعظ آئندہ نہیں کریں گے۔ آپ کتاب سے دیکھ کر وعظ کریں، کتاب سے دیکھ کر وعظ شروع کر دیا۔ ایک سال تک پابندی فرمائی۔ ابا جی سنانے لگے فرماتے ہیں میری حرم میں ملاقات ہوئی، میں نے حضرت سے پوچھا حضرت مفتی صاحب سے کہ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر پابندی لگائی تھی۔ دونوں پیر بھائی تھے اور بڑی محبت کا تعلق تھا تو فرمانے لگے میں نے پوچھا کہ ہمارے حضرت نے آپ پر پابندی لگائی تھی کہ آپ کتاب پڑھ کر سنایا کریں، زبانی وعظ نہیں کہیں گے آپ کو اس سے کیا نفع محسوس ہوا۔ فرمانے لگے حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ الحمدللہ وہ جو تقریر کے دوران زبان بہکتی ہے غیر ضروری باتیں نکل جاتی ہیں کتاب ایک سال پڑھ کر سنائی ہے اس کی برکت سے وہ عادت ختم ہوگئی۔ اگر کوئی اور چھوٹا موٹا آدمی ہوتا، ہلکا آدمی ہوتا تو شاید شیخ کو چھوڑ کر ہی روانہ ہوجاتا۔ کہتا بھئی میں تو شیخ الاسلام پاکستان ہوں پتا نہیں کیا پاکستان سے تعصب ہے ان کو کہ مجھ پر پابندی لگادی۔ کامل ایک سال مسجد میں جارہے ہیں تو کتاب ساتھ ہے، وعظ کے لیے جارہے ہیں کتاب ساتھ ہے۔ جمعہ کی تقریر کے لیے تشریف لے جارہے ہیں کتاب ساتھ ہے۔ آپ حیران نہیں ہونگے کہ اتنے بڑے شیخ کی جن لوگوں نے تقریریں سنی ہونگی اور جب ایک سال تک کتاب سے سنا ہوگا تو کتنا تعجب ہوتا ہوگا۔

تعلیماتِ شیخ پر عمل کرے

لیکن شیخ کی ہدایت ہے اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اس لئے بھئی اپنی چلانا چھوڑ دے، اپنی چلانا چھوڑ دے، من کی چلانا چھوڑ دے اور من پر چلنا چھوڑ دے۔ اگر شیخ سے نہیں پوچھے گا تکبر کا علاج کیا ہے۔کل اگر کوئی آپ سے بیعت ہوگا تو کیا اصلاح کرو گے اس کی کیا اسے بتائیں گے، کیسے معلوم ہوگا، آپ شیخ سے پوچھیں گے شیخ علاج بتائے گا۔ حسد کا کیا علاج ہے۔ تکبر کا کیا علاج ہے۔ خود پسندی کا کیا علاج ہے۔کینہ کیسے دل سے نکلتا ہے۔ حدیث شریف نہیں سنی ہوئی، جس کے دل میں کینہ ہوگا جنت میں نہیں جائے گا۔ پہلے اس کینے کو جہنم میں ڈال کر جلایا جائے گا جب وہ کینہ صاف ہو جائے گا پھر اس کے بعد جنت میں جائے گا۔ اس لئے اہلِ جنت کی صفت یہ ہے:

﴿ وَنَزَعناَ ماَ فِیۡ صُدُورِهِمۡ مِن غِلٍ اِخوَاناً عَلیٰ سُرُرٍ مُتَقٰبِلِینَ ﴾

اللہ فرماتے ہیں، جنت والے ایسے ہیں ہم نے ان کے سینوں سے کینے کو نکال لیا ہے۔ ان کے دل میں، سینے میں کینہ نہیں، کھوٹ نہیں ہے، خرابی نہیں ہے۔

تو اس لیے بھائی جب تک تعلیم نہیں لے گا، جب تک اصلاح لینے کا اہتمام نہیں کرے گا۔ اس وقت تک اصلاح نہیں ہوگی صرف بیعت کو کافی نہ سمجھیں۔

ہمارے سلاسل میں شیخ تعلیم دیتا ہے، شیخ ہدایت دیتا ہے اور ہر موقع کی

ہدایت اس سے لی جاتی ہے۔ ہر موقع کی تعلیم اس سے لی جاتی ہے پھر اس کی اطلاع بھی دی جاتی ہے کہ میں نے اس ہدایت پر کتنا عمل کیا۔ مجھے کیا فرق محسوس ہوا، اگر تعلیم نہیں لیں گے، مشورہ نہیں کریں گے، بس آگئے اور چلے گئے مل لیئے، بیٹھ گئے، ملاقات ہوگئی، ملاقات کرنے کے بعد اپنا راستہ لے لیا۔ تو یاد رکھیئے! اس سلسلے میں جو نفع وابستہ ہے۔ وہ نفع نہیں ہوگا، وہ فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لیے اپنے ذہنوں سے یہ بات نکال دیں کہ صرف ہم بیعت ہوگئے۔ تو کافی ہے جو حضرات سلسلے میں بیعت ہیں وہ اس حقیقت کو سمجھ لیں۔

اطلاع واتباع واعتماد وانقیاد

جب تک یہ بات نہیں ہوگی، اس وقت تک نفع نہیں ہوگا۔ اس وقت تک فائدہ نہیں ہوگا۔ اس پر اپنا ایمان بنالیں اور جب تک سونپے گا نہیں تفویض کامل نہیں ہوگی، فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ لباس سلواتے ہیں کبھی شیخ سے مشورہ کرتے ہیں کہ کیسا لباس پہننا چاہیئے، کبھی پوچھا ہے آج تک کہ لباس کیسا پہننا چاہیئے کبھی یہ معلوم کیا ہے کہ میرا حُلیہ کیسا ہونا چاہیئے، میری نشست و برخاست کیسی ہونی چاہیئے، یا دنیا کے معاملات کا پتا ہے، دنیا کی چیزوں کا پتا ہے۔ لیکن خبر نہیں تو اپنے سلسلے کی خبر نہیں۔ کبھی یہ معلوم نہیں کرتے کہ مجھے کس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے، کبھی یہ معلوم نہیں کرتے کہ مجھے کن بزرگوں کے پاس اٹھنا بیٹھنا چاہیئے، کہاں جانا چاہیئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جب ایک سلسلے میں لگ گیا اب اپنے اوپر ایک

رنگ غالب کرلے آج یہ حالت ہے کہ بھائی سلسلے میں بھی بیعت ہو گئے ۔اب اس کے بعداورسلاسل میں بھی پیرڈالا ہوا ہےاور چیزوں میں بھی پیرڈالا ہوا ہے۔

یادرکھیئے! یک درگیررومحکم گیرہو یک ایک درکو پکڑنے والا وہی مضبوط ہے۔وہی پائیدار ہے جواس کو پکڑ لینے والا ہے۔اگرآپ چار کام ایک ساتھ کرنا چاہیں اصلاح توکرائی نہیں ہرکام میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے، ہر دینی محنت میں آپ حصہ لگانا چاہتے ہیں ۔لیکن اپنی اصلاح پہلے کراتے نہیں ہیں۔تو یادرکھیئے! کوئی رنگ نہیں چڑے گا۔بس آپ مختلف رنگوں کا ملغوبہ بن جائیں گے۔مرکب بن جائیں گے۔

کام تو کام کے کرنے سے ہوتا ہے

آپ جب ایک سلسلے میں بیعت ہو گئے وابستہ ہو گئے اب اس سلسلے سے نفع اٹھانے کی کوشش کریں۔اس سلسلے کا رنگ غالب کرنے کی کوشش کریں۔معلوم ہودیکھنے والوں کو،محسوس ہوکہ یہ کن بزرگوں سے وابستہ ہے۔اس کی محبت کن سے ہے۔اس کا تعلق کن سے ہے۔ بہت سارے حضرات ہیں جو حالات کی اطلاع نہیں دیتے۔حالات کی اطلاع دےکرمشورہ نہیں کرتے اپنے حالات پر نہ مشورہ کرتے ہیں، نہ اطلاع دیتے ہیں نہ ہی اصلاح لینے کا اہتمام کرتے ہیں۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے مشورہ، مشورہ مانگنے والے کو دیا جاتا ہے جو مشورہ کرنے کی زحمت ہی نہ کرے اس کو کیسے مشورہ دیا جائے۔اسے کیسے

سمجھایا جائیگا۔سوائے اس کے کہ بیان سے سمجھایا جائے گا اور فرمایا کرتے تھے بیان سے وہ سمجھتا ہے جو اتنا عقل مند ہو کہ اشارہ سمجھ سکے۔اس لیے کہ عاقل ہی کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔دوسرے کو اشارہ بھی کافی نہیں ہوتا اس لیئے بھئی سلسلے کی محنت پر جو جڑ رہے ہیں وہ اسکا حق غالب کریں۔اس کی تعلیمات کا مطالعہ کریں۔سیکھنے کی کوشش کریں ہمارے اکابرین نے کیا تعلیمات دی ہے،کس رنگ کے لوگ تھے۔اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اگر برسوں بیعت رہے لیکن مشورہ نہیں کیا اور تعلیم حاصل نہیں کی اور اس پر اطلاع نہیں دی تو جہاں تھا وہیں رہے گا۔ مشاورت کرے عمل کرے اطلاع کرے اور اگلا سبق آگے حاصل کرتا جائے ،بڑھتا چلا جائے۔بعض حضرات ترقی کرتے ہیں پھر کھڑے ہو جاتے ہیں،ٹھہر جایا کرتے ہیں۔لکھنا اگر نہیں جانتے تو سمجھتے ہیں ہم شیخ کو کیا لکھیں گے اگر بھئی نہیں لکھنا جانتے تو ایسا لکھو جیسے طالب علم لکھتا ہے اس انداز سے لکھے جیسے طالب علم لکھتا ہے۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں یہ معمول رہا طلبہ کی اصلاحی کاپیاں ہوتی تھیں جو طلبہ تعلق رکھتے تھے،بیعت تھے یا جن کا اصلاحی تعلق تھا۔وہ اپنی کاپیاں حضرت کے پاس چھوڑ جایا کرتے تھے۔حاشیہ ایک طرف چھوڑا جاتا تھا۔حضرت ان کا حال پڑھ کے کاپی کے حاشیے پر جواب دے دیا کرتے تھے۔اب اس میں حضرت نے انھیں اجازت دے رکھی تھی کہ ٹوٹا

پھوٹا بھی لکھنا آتا ہو تو لکھ دینا آہستہ آہستہ لکھنا سیکھ جاؤ گے۔ یہ تکلفات اپنے اندر سے نکال دیں۔ جب تک نہیں سیکھیں گے وہ اس وقت تک کمال تک نہیں پہنچیں گے وقت ضائع ہوتا رہے گا۔ ترقی جہاں تک کر لی اس سے آگے نہیں بڑھے گا اس لیے بھئی اس سلسلے کو اپنے اوپر مقدم کرے غالب کرے۔ یہ سمجھ لے جب سلسلے سے وابستہ ہو گیا اب سب کچھ میرا اسی سلسلے سے وابستہ ہے۔ اسی میں میری فلاح ہے۔ اسی میں کامیابی ہے۔ اور اگر کوئی بیعت کو کافی سمجھتا ہے تو اس کا نقص ہے، اُس کا قصور ہے۔ بیعت ہو جانا کافی نہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ مجھے خط پر یاد آ گیا فرماتے تھے۔ مہینے میں چار ہفتے کم از کم ہوتے ہیں تو چار خط لکھے۔ اگر اتنی استطاعت نہیں ہے۔ تو پندرہ پندرہ دن کے دو ہفتے بنا لے ہر پندرہ دن میں ایک خط لکھے۔ فرمایا کرتے تھے اگر ایسا بھی نہیں ہے تو کم از کم بات یہ ہے سال کے بارہ خط تو ہوں سال کے بارہ خط تو ہوں۔ اگر بالکل ہی فارغ ہے، خط و کتابت سے اسے سروکار ہی نہیں ہے۔ تو سمجھ لے تصوف کا ایک بہت بڑا سلسلہ اس سے ڈھکا چھپا رہے گا۔ بہت بڑا حصہ اس کی نگاہوں کے سامنے آنے سے رہ جائے گا۔ اس لیے کہ اپنے احوال پیش کیئے نہیں، ان کا علاج لیا نہیں، پورا ایک باب بند ہو جائے گا۔ پہلے زمانے میں کتنے خط لکھے جاتے تھے حضرت نواب عشرت علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ آخیر میں بیمار رہنے لگے تو حضرت نے فرمایا بس اب خط نہ لکھا کریں۔ تو میں نے حضرت سے عرض کیا ملاقات میں کہ حضرت خط لکھے بغیر لطف

نہیں آتا اس لیے آپ ہمیں اجازت عنایت فرمادیں۔ حضرت نے فرمایا آپ کی محبت ہے آپ کو اجازت دیتا ہوں آپ خط لکھ لیا کریں ۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان میں بڑے بڑے مشائخ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور حضرت نے اکثریت کو منع فرمادیا تھا۔ مجھے خط مت لکھنا مجھے جواب دینے میں تکلیف اور زحمت ہوتی ہے۔ اس زمانے میں بھی الحمدللہ خط لکھا ہے اس لیے بھئی اس بات کو کافی نہ سمجھیں کہ آگئے بیٹھ گئے، بیان سن لیا۔ اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے سب سے پہلے مکاتبت با متابعت ہو دوسری بات یہ ہے کہ اپنی فرصت کے مطابق شیخ کی مجلس میں حاضر ہونا۔ اپنی فرصت کے بقدر شیخ کی مجلس میں حاضر ہونا اور حاضری بھی ایسی حاضری ہو جسے حاضری کہا جاتا ہے ایسی حاضری نہ ہو کہ بس مہینے میں ایک دفعہ آگئے یا دو مہینے میں ایک دفعہ آگئے۔ بلکہ طے کرلے کہ میں اتنی مجالس میں لازماً بیٹھوں گا ہفتے کی ان ان مجالس میں میں شرکت کرسکتا ہوں۔ شیخ کو بھی مطلع کردے کہ میں اتنی مجالس میں شریک ہوا کروں گا۔ اب تو یہ صورتِ حال ہے آزاد ہیں جب جی چاہا بیٹھ گئے۔ جب جی چاہا نہ بیٹھے اور جب جی چاہا مکاتبت کرلی جب جی جاہ مکاتبت نہ کی۔

یاد رکھیئے! یہی وجہ ہے آج کل اکثر مشائخ سے جو حضرات بیعت ہیں ان میں سے نفع کم لوگ اٹھا رہے ہیں۔ بہت کم لوگ نفع اٹھا رہے ہیں۔ نہ اپنی ذات کے لئے مشورہ کرتے ہیں نہ اپنے اہلِ خانہ کے لیے۔ گھر میں اگر پردہ نہیں ہے تو

مشورہ کرو، بھئی نماز نہیں پڑھتے تو معلوم کرنا چاہیئے۔ فکر کرنی چاہیئے اصلاح کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس لئے بھائی جب تک اطلاع نہ ہو، اس پر اتباع نہ ہو، شیخ سے تعلیم نہ لے اور عمل نہ کرے پھر اسے اطلاع نہ دے حاصل کچھ نہیں فائدہ کچھ بھی نہیں ہے۔ بیعت سنت ہے اصل کام اصلاحِ نفس ہے جو فرض ہے۔

میرے پیرومرشد کی نصیحت

ہمارے اکابرین نے سختی سے منع فرمایا کہ تم اپنی فکر کرو دوسروں کے پیچھے پڑا ہوا ہے اپنے اعمال کی فکر نہیں اپنے اذکار کی فکر نہیں اپنی اولاد کی فکر نہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے اپنے جسم پر سانپ لوٹ رہے ہیں، دوسروں کی مکھیاں اڑائے یہ کہاں کی عقل مندی ہے۔ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے عیب پکڑے اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہ ہو اپنی بڑی بڑی خرابیوں پر نظر نہ ہو فرمایا کرتے تھے۔

دھن بے دھنیے اپنی دھن پرائے کی دھن کا پاپ نہ چن
تیری دھن میں کئی بنولے سب سے پہلے ان کو چن

اور فرمایا کرتے تھے کہ اپنی فکر کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کے جوتے سنبھالتے سنبھالتے اپنی ہی گھٹری اٹھوا دے دوسروں کے جوتے سنبھالتے سنبھالتے اپنی گھٹری نہ گنوا دے اس لیے جو اس محنت پر لگا ہے اس سلسلے کا رنگ غالب کرے اس کو دیکھ کر معلوم ہو کہ یہ کس سلسلے سے وابستہ ہے کن بزرگوں سے

وابستہ ہے ایسے کامیابی باتیں بنانے سے نہیں عمل سے ہوگی ؎

کامیابی تو کام سے ہوگی نہ کہ حسنِ کلام سے ہوگی
ذکر کے اہتمام سے ہوگی فکر کے التزام سے ہوگی

اگر فکر نہیں ہے ذکر نہیں ہے اطلاع نہیں ہے حالات کے مطابق تعلیم نہیں لے رہا تو بھائی جہاں کھڑا ہے وہیں کھڑا رہے گا اور ایسا بھی ہوسکتا ہے یہ سمجھتا رہے کہ میرا ڈبہ بھی اس انجن سے جڑا ہوا ہے۔ ڈبہ بھی وہیں پیچھے رہ جائے گا تو بھی پیچھے کہیں اسٹیشن پر کھڑا رہ جائے گا اور یہ سمجھتا رہے گا میں اس گاڑی سے جڑا ہوا ہوں۔ جڑنا تو اسے کہتے ہیں اطلاع دیتا رہے اصلاح لیتا رہے اور تعلیمات کے ذریعے جڑا رہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿ فَجَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّداً صلى الله عليه وسلمَ ماهُوَ اَهْلُهٗ ﴾

ملفوظاتِ مسیح الامّت

حضرتؒ اقدس مولانا شاہ محمدؒ مسیح اللہؒ صاحب نور اللہ مرقدہٗ

- تمام ترقیاں اس پر موقوف ہیں کہ شریعت پر ثابت قدم رہے۔
- دعا مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔
- ڈرنے والے کی حفاظت کی جاتی ہے۔
- اکثر درگزر کرنے کے عادی رہو۔
- طولِ صحبت کی ضرورت ہے، ورنہ مکاتبت بمتابعت قائم مقام صحبتِ شیخ ہے۔
- حسد کا علاج سخاوت ہے۔
- اپنے منصب ونسبت کا اور دوسرے کے منصب ونسبت کا لحاظ رکھو۔
- قلب اللہ کی زمین ہے "لا الٰہ الا اللہ" تخم ہے، ایمانی بیج کو بونے کے بعد اس کی آبیاری اعمال صالحہ سے کرنا ہوگی۔
- اپنے نفس کو مشغول رکھو، قبل اس کے کہ وہ تمہیں اپنے شغل میں لگا لے۔

ملفوظ حکیمُ الامّت مُجددالمِلّت

حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

”آجکل صحبت اہل اللہ کو میں قریب قریب فرضِ عین کہتا ہوں، کیونکہ یہ زمانہ بہت ہی پُر فتن ہے۔ بدوں اس کے ایمان کا محفوظ رہنا مشکل ہے اور جو چیز ہر شخص کیلئے ایمان کے محفوظ رہنے کی شرط ہو، اُس کے فرضِ عین ہونے میں کیا شُبہ ہو سکتا ہے، اور اس میں کوئی کیا اعتراض کرسکتا ہے“۔ (ملفوظ، ۲۷۱ ص ۲۶۶ جلد ۵)

حضرت اقدس مولانا مُفتی عبدالباری صاحب دامت برکاتہم

کے بیانات WhatsApp پر حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

+92 316 3620070

www.shariatotasawwuf.com